# رنگِ سخن

پروفیسر محمد اکرام تائبؔ

ملی جن کے ووٹوں سے شانِ سکندر
اُنھیں کو نہ آنے دیا تم نے اندر
کسی کی کوئی بات سنتا نہیں ہے
جو ڈیرے پہ بیٹھا ہے تیرے مچھندر
کیا ایک وعدہ بھی پورا نہ تُو نے
بنی کوئی مسجد نہ ڈھایا ہے مندر
کہا تھا تیرا کام مارچ میں ہو گا
مگر دیکھ لو ! آ گیا اب دسمبر
مرا ایک ایکڑ بھی تشنہ لباں ہے
تصرف میں تیرے ہیں ساتوں سمندر
وہ کیا امن کا ہم کو پیغام دیں گے
اُٹھائے جو پھرتے ہیں ہاتھوں میں خنجر
ابھی سے کوئی سیم کا سوچ دارو
یہ باقی زمیں بھی نہ ہو جائے بنجر
ذرا نفسا نفسی کا عالم تو دیکھو
نہیں حشر سے کم الیکشن کا منظر
میرا ووٹ اُن کے برابر تلے گا
نچاتے جو پھرتے ہیں گلیوں میں بندر
سفارش نہ رشوت نہ انصاف تائبؔ
تیرا لسٹ میں کیسے آئے گا نمبر